2 نظام ادائیگی

نظام ادائیگی کا کردار، جو عام معیارات اور ضابطے بناتا ہے، اہم ترین رہا ہے کیونکہ یہ ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے میں مسابقت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور کارکردگی بڑھا کر تعامل میں مدد دیتا ہے۔ یہ ادائیگی کے مختلف متبادل ذرائع جیسے اے ٹی ایم، پی او ایس ٹرمنلز، ایجنٹوں وغیرہ کی فراہمی اور ڈجیٹل مالی خدمت فراہم کنندگان کے درمیان مسابقت کے فروغ کے ذریعے صارفین کے لیے سہولت کا باعث بنے گا۔

کووڈ19 کی عالمی وبا کے نتیجے میں، جس نے ضابطہ کاروں، پالیسی سازوں اور خدمات فراہم کنندگان وغیرہ کو سنگین معاشی اور سماجی چیلنجوں سے دوچار کردیا ہے، ڈجیٹل تبدیلی نہ صرف ادائیگیوں اور مالی خدمات کے لیے بلکہ معیشت کے ہر اُس شعبے کے لیے نہایت اہم ہوچکی ہے جو صارفین کی مالی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ادائیگی اور مالی صنعت کے ضابطہ کار کے طور پر ملک میں ادائیگی اور ڈجیٹل مالی خدمات کے قیام اور انہیں فروغ دینے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بحیثیتِ ضابطہ کار نظام ادائیگی کے لیے متعدد اقدامات کیے، جس میں تعامل کے حامل ادائیگی کے انفرااسٹرکچر کا قیام اور فروغ، سازگار ضوابط کا اجرا بالخصوص خردہ ادائیگی فراہم کنندگان اور فِن ٹیک کے لیے، ڈجیٹل ادائیگی ذرائع کا تحفظ اور بھروسہ یقینی بنانا، نئی ٹیکنالوجی اور اختراع وغیرہ کا فروغ۔

ان اقدامات کا بنیادی مقصد ڈجیٹل ادائیگی کے پلیٹ فارم کا قیام ہے تاکہ صنعت کے لیے سازگار ضوابطی ماحول اور معیشت میں ڈجیٹل بینکاری کے اختراعی اور باسہولت آلات کی حوصلہ افزائی ہوسکے۔ نتیجتاً، پاکستان نے مالی سال20ء میں ہونے والے سودوں میں حجم اور مالیت دونوں کے اعتبار سے ادائیگی کی صنعت پیہم صحت مند نمو ظاہر کرتی رہی۔ ملک میں ڈجیٹل نظام ادائیگی اور ڈجیٹل مالی خدمات کے فروغ کی خاطر اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور ڈجیٹل ادائیگیوں کے کلیدی اظہاریوں کا تفصیلی جائزہ درج ذیل سیکشنوں میں موجود ہے۔

2.1 ادائیگی اور تصفیے کے نظام کے رجحانات

حالیہ برسوں کے دوران ملک میں ڈجیٹل ذرائع سے بینکاری مقبول ہوتی رہی ہے اور م س20ء میں ڈجیٹل ذرائع سے لین دین میں اچھا خاصا اضافہ ہوا۔ یہ ذرائع نقد لین دین کا متبادل فراہم کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں صارفین کی ایک بڑی تعداد مالی خدمات کی بہ سرعت فراہمی سے مستفید ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس امر سے عیاں ہے کہ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران سالانہ لین دین کے اعتبار سے انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری ذرائع کے استعمال میں بالترتیب 31 اور 88 فیصد کا بڑا اضافہ ہوا۔ مزید یہ کہ اسی عرصے کے دوران ان ذرائع کے استعمال کنندگان کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا، جو شکل 2.1 سے ظاہر ہوتا ہے۔

مزید برآں، بین البینک رقوم منتقلی (آئی بی ایف ٹی) کی ٹرانزیکشنز میں بھی اضافہ ہوا، بالخصوص کووڈ19 کے سبب نافذ ہونے والا لاک ڈاؤن شروع ہونے سے پہلے، جس میں اسٹیٹ بینک نے منڈی کے فریقوں سے مشاورت کے بعد آن لائن ذرائع سے رقوم کی منتقلی پر تمام چارجز ختم کردیے تھے۔ اس ضوابطی اقدام سے قبل بین البینک رقوم منتقلی کی اوسط تعداد تقریباً 188000 یومیہ تھی جبکہ اس اقدام کے بعد یہ تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہوگئی۔

اس کے ساتھ ساتھ ڈجیٹل مالی خدمات تک رسائی کے مراکز اور انفرااسٹرکچر میں معقول اضافہ ہوا، جس میں اے ٹی ایم کی تعداد میں 6 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ مسلسل اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اسٹیٹ بینک کے اِس ضوابطی اقدام کی وجہ سے پی او ایس مشینوں، جو گذشتہ چند برسوں میں جامد رہیں، کی تعداد میں اضافہ متوقع ہے۔

ڈیبٹ کارڈ کی تعداد میں بڑی حد تک اضافہ ہوا، جس کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے یوروپے ماسٹر ویزا (ای ایم وی) چپ اور پن کے حامل کارڈ کے اجرا کی ہدایت تھی، جس سے صارف کی سیکورٹی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آخر م س20ء تک 7.5 فیصد کے سال بسال اضافے کے ساتھ 26.7 ملین ڈیبٹ کارڈ جاری ہوئے۔
گذشتہ برس کی بہ نسبت ڈجیٹل چینلز کے استعمال میں اضافہ ہوا، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

2.2 م س20ء میں نظام ادائیگی کی کارکردگی

اسٹیٹ بینک نے اہم اقدامات کیے جن سے پاکستان میں اور زیادہ جدید اور طاقتور نظام ادائیگی کے قیام کی حکمت عملی اور تزویراتی سمت میسر آنے کی توقع ہے، جیسا کہ اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء میں درج ہے۔ م س20ء میں کیے گئے چند بڑے اقدامات درج ذیل ہیں:

شکل 2.1 : انٹرنیٹ بینکاری بمقابلہ موبائل بینکاری

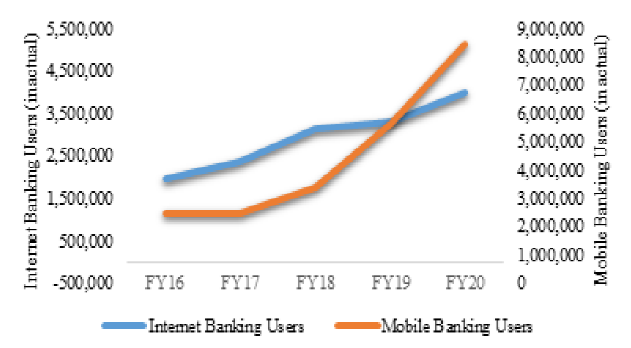

2.2.1 نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کا آغاز (این پی ایس ایس)

اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2020ء میں ملک میں نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی وضع کرکے جدید اور طاقتور نظام ادائیگی کے قیام کا ہدف مقرر کیا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ادائیگی کے حوالے سے ہمہ گیر قومی حکمت عملی کی تشکیل کے لیے سفارشات مہیا کی جاسکیں۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے تمام متعلقہ فریقوں بشمول حکومتی ایجنسیوں، بینکاری اور مالی صنعت کی بڑی انفرادی شخصیات، ٹیکنالوجی خدمات فراہم کنندگان، فِن ٹیک وغیرہ، سے مشاورت کے بعد عالمی بینک کے مالی شمولیت سپورٹ فریم ورک (ایف آئی ایس ایف) پروگرام کے ذریعے نظام ادائیگی کی ہمہ گیر قومی حکمت عملی کا مسودہ تشکیل دیا۔

گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر رضا باقر نے یکم نومبر 2019ء کو منعقدہ ایک تقریب میں نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کا افتتاح کیا تھا، جس میں عالمی بینک کے صدر ڈیوڈ مالپاس بھی شریک تھے۔ اس میں قومی نظام ادائیگی کے چھ اہم امور یعنی قانونی اور ضوابطی فریم ورک، ادائیگی کا انفراسٹرکچر، خردہ بازار، سرکاری ادائیگیاں، نظام ادائیگی اور ترسیلات کی منڈی کی نگرانی کے حوالے سے سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔

این پی ایس ایس کے افتتاح کے بعد سے اسٹیٹ بینک اس حکمت عملی کے مطابق مشاورتوں اور سیشنز کے ذریعے صنعت کی سرگرمیوں میں پیش پیش ہے، تاکہ اس حکمت عملی میں درج ڈجیٹائزیشن کے مقاصد حاصل ہوسکیں۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے ادائیگی انفراسٹرکچر میں بہتری، ڈجیٹل ادائیگیاں قبول کیے جانے مقامات میں اضافہ، سرکاری ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن میں سہولت اور سازگار ماحول کی فراہمی کے ذریعے نان بینکنگ اداروں اور فِن ٹیکس کو فروغ دینے کی غرض سے این پی ایس ایس کے تحت پہلے ہی متعدد اقدامات کیے ہیں۔

2.2.2 مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے (فوری ادائیگی کی اسکیم) کا نفاذ

اسٹیٹ بینک نے اپنے تزویراتی ہدف کے تحت ملک میں جدید اور طاقتور نظام ادائیگی قائم کرنے کے لیے مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے–فوری ادائیگی کی اسکیم–کا اقدام اٹھایا۔ مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے عہد جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ، استعمال میں آسان اور ادائیگی کا محفوظ پلیٹ فارم ہے، جو صارفین، تاجروں اور سرکاری اداروں کو فنڈز کی باسہولت فوری اور سستی ترسیل میں مدد دے گا۔ اس میں ایپلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیسز (اے پی آئیز) کے ذریعے فوری / تقریباً اسی مدت میں ادائیگیوں، بڑی رقوم کی منتقلی اور ادائیگی کی درخواست اور آن بورڈ شراکت داروں بشمول بینکوں، الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) وغیرہ کے لیے جدید فعلیتیں موجود ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے بین الاقوامی شراکت داروں، ماہرین، ٹھیکے داروں اور مالی صنعت کے اشتراک سے کئی سنگ میل عبور کیے ہیں۔ مرکزی بینک نے اس گیٹ وے کو بنانے اور چلانے کے لیے جدید ترین انفراسٹرکچر کی تنصیب یقینی بنا کر ایک بڑا سنگ میل عبور کیا۔ دسمبر 2020ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک اس نظام کے تحت تجرباتی طور پر، بڑی رقوم کی منتقلی یعنی حکومت سے انفرادی شخصیات کو، پہلے براہ راست کیس پر عملدرآمد کے حتمی مراحل میں ہے۔

شکل 2.2 اے ٹی ایم کی تعداد

شکل 2.3 پوائنٹ آف سیلز کی تعداد

2.3 م س20ء میں اسٹیٹ بینک کے ضوابطی اقدامات

نظام ادائیگی کے ضوابطی طریقہ کار کی مضبوطی اور فروغ کی غرض سے کلیدی کامیابی درج ذیل ہیں:

2.3.1 پاکستان میں پیمنٹ کارڈ کی قبولیت میں بہتری

پاکستان میں بذریعہ کارڈ ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو پذیرائی نہیں ملی اور کئی برسوں سے متعدد رسائی کے مقامات بالخصوص پی او ایس ٹرمنلز کی تعداد جوں کی توں ہے۔ اسٹیٹ بینک پیمنٹ کارڈ مارکیٹ کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ بازار کی عدم مساوات اس کی بڑی وجہ ہے، جس میں اجرا کنندہ (صارفین کو پیمنٹ کارڈ جاری کرنے والے ادارے) کو سب سے زیادہ فائدہ مل رہا ہے، اور حصول کنندہ (پی او ایس مشینیں نصب کرنے کے کاروبار سے منسلک ادارے) کم نفع کے ساتھ نقصان میں ہیں۔

پی او ایس کاروبار کے حصول میں انڈرکٹنگ، کارڈ اجرا کنندہ کے نفع کا تعین اور ملک میں پی او ایس کی قبولیت کا انفراسٹرکچر بڑھانے جیسے چیلنج درپیش ہیں، جن کا تدارک کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے درج ذیل پالیسی اقدامات کیے ہیں:

شکل 2.4 ڈیبٹ کارڈز کے رجحانات

- پی او ایس کے حصول کے لیے مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) کی کم از کم حد کا لازمی تقرر
- ڈیبٹ اور پری پیڈ کارڈز کے تبادلے کے حوالے سے ری امبرسمنٹ فیس (آئی آر ایف) کی حد مقرر کرنا
- بینکوں / کارڈ اجرا کنندگان کو اس بات کا پابند بنانا کہ وہ ڈیبٹ کارڈ کی تجدید یا اجرا کے موقع پر اسٹیٹ بینک کی منظور شدہ ملکی ادائیگی اسکیم (ڈی پی ایس) کارڈ کی پیشکش ڈیفالٹ کارڈ کے طور پر کریں۔

2.3.2 کیو آر کی معیار بندی– کیو آر ادائیگیوں کی انٹر آپریبلٹی کی جانب پہلا قدم

ملک میں دکان داروں کے مالی خاکے کو مد نظر رکھتے ہوئے، کئی ایک دکان دار، جو کم نفع پر کاروبار کرتے ہیں، کے لیے بلند متغیر لاگت کی پی او ایس مشینین نصب کرنا قابل عمل نہیں ہے۔ اس صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے ایک متبادل راہ یہ ہے کہ کیو آر کوڈز کے ذریعے ادائیگی کی قبولیت کی ترغیب دلائی جائے۔ اگرچہ ملک میں بڑی تعداد میں کیو آر کوڈز مہیا کر دیے گئے ہیں، تاہم ان کی ٹرانزایکشن کا مطلوبہ حجم حاصل نہ ہو سکا، جس کی بنیادی وجہ انٹر آپریبلٹی کا فقدان ہے۔

چنانچہ، اسٹیٹ بینک نے انٹر آپریبلٹی کے حصول کے لیے پہلے قدم کے طور پر تمام کیو آر کوڈ اجرا کنندگان اور / یا حصولی اداروں کو ای ایم وی سی او ز کیو آر کوڈ کے خواص کو اپنانے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ توقع ہے کہ اس کی مدد سے مالی ادارے اختراع کی جانب گامزن ہوں گے اور پروپرائیٹی سسٹم / اسکیمیں شروع کیے بغیر اپنی رسائی بڑھا کر ایک بنیاد فراہم کریں گے تاکہ بین اسکیم انٹر آپریبلٹی حاصل کی جا سکے۔

جدول 2.1	مالی سال19ء		مالی سال20ء		فیصدی تبدیلی	
ذریعہ	حجم (ملین روپے میں)	مالیت (ارب روپے میں)	حجم (ملین روپے میں)	مالیت (ارب روپے میں)	حجم	مالیت
آر ٹی او بی	187.4	49,430.7	173.7	54,433.2	(7.3)	10.1
اے ٹی ایم	523.3	6,399.6	512.1	6,429.4	(2.1)	0.5
پی او ایس	72.4	366.2	70.3	364.2	(2.9)	(0.5)
ای کامرس	5.7	26.1	10.2	34.9	78.9	33.7
انٹرنیٹ بینکنگ	39.7	1,722.2	56.6	2,952.7	42.6	71.4
موبائل بینکنگ	41.1	866.8	82.8	1,763.6	101.5	103.5

2.3.3 دکان داروں کی ڈجیٹل شمولیت

اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈجیٹل ادائیگیوں کی قبولیت کی نمو کو فروغ دینے کی غرض سے دکان داروں کی ڈجیٹل شمولیت کے لیے قواعد جاری کیے ہیں۔ ان قواعد میں دکان داروں کی پیش کردہ خدمات، ٹرانزیکشن کی حد، اکاؤنٹ میں رقم کی زیادہ سے زیادہ حد، سلامتی کے اقدامات، تنازع حل کرنے کا طریقہ کار وغیرہ کے حوالے سے کم از کم شرائط عائد کی گئی ہیں، تاکہ انفرادی شخصیات اور کسی پیشے سے منسلک افراد کی بطور دکان دار شمولیت کا عمل آسان بنایا جا سکے۔ یہ قواعد حصولی اداروں کو سہولت دینے کے لیے تشکیل دیے گئے ہیں، جس کا مقصد چھوٹے خردہ دکان داروں کی بآسانی شمولیت اور انہیں اپنی ادائیگیاں ڈجیٹل طور وصول کرنے کے قابل بنانا ہے، جس سے صارفین کو ادائیگی کے نئے طریقے میسر آئیں گے اور ملک میں مالی شمولیت بڑھے گی۔

2.3.4 کووڈ19 کی وبا کے دوران ڈجیٹل ادائیگیوں کی ترغیب کے لیے ضوابطی اقدامات اور نئی ٹیکنالوجیز کے فروغ کی خاطر دیگر مراعات

م س20ء میں کووڈ 19 نئے ان دیکھے چیلنجوں کے ساتھ وارد ہوا، جس نے عالمی مالی صنعت جو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اسٹیٹ بینک نے وبا کے دوران متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بعد اپنے دائرہ کار میں آنے والے اداروں کو یہ ہدایات جاری کیں کہ صارفین کی بالمشافہ موجودگی میں کمی کرتے ہوئے انہیں بلاتعطل خدمات فراہم کی جائیں۔ اس اقدام کا مقصد صارفین کی بینک برانچوں یا اے ٹی ایمز پر جانے کی ضرورت کم کرنا اور ادائیگیوں کی ڈجیٹل خدمات جیسے انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل فون بینکنگ وغیرہ کے استعمال کی ترغیب دلانا تھا۔ ڈجیٹل مالی خدمات کا استعمال بڑھنے کے تناظر میں ان منضبط اداروں کو اپنا سائبر دفاع مضبوط بنانے کی بھی ہدایت کی گئی تھی، جو درج ذیل ہیں:

- **رقوم کی آن لائن منتقلی پر چارجز ختم کرنا:** اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل ذرائع سے ٹرانزیکشنز کو باسہولت بنانے کی غرض سے آن لائن ذرائع سے تمام رقوم کی منتقلی پر منضبط اداروں کی ٹرانزیکشن فیس ختم کر دی۔ اسٹیٹ بینک نے ایس بی پی کے زیر انتظام رقوم کی بروقت منتقلی کے نظام (آر ٹی جی ایس) کے استعمال پر بھی صارفین کے لیے چارجز ختم کر دیے۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک نے صارفین کی آن لائن بینکاری ذرائع میں شمولیت آسان بنانے کی غرض سے آئندہ ہدایات کے اجرا تک انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کی فعالیت کے لیے تصدیق کی خاطر بایومیٹرک کی شرط بھی ختم کر دی ہے۔

- **کووڈ19 کے خطرے کے پیشِ نظر سائبر دفاع کو بڑھانے کے اقدامات:** اسٹیٹ بینک نے بروقت اقدامات کیے، روزمرہ کے کام کاج کا تسلسل یقینی بنانے کے لیے مالی صنعت کو ہدایات جاری کیں، اپنے صارفین کو کورونا وائرس کی وبا کے دوران سائبر اسپیس سے منسلک خطرات سے بچانے کے لیے سخت اور ٹھوس سائبر سیکورٹی اقدامات کیے اور ضروری مستعدی کا مظاہرہ کیا۔ سائبر دفاع مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات میں گھر سے کام کرنے کی ہدایات، مخصوص

حالات میں کلیدی نوعیت کے انفرااسٹرکچر تک رسائی، سائبر سیکورٹی اور خطرات سے متعلق اطلاعات کا مؤثر کا تبادلہ، سائبر تھریٹ انٹیلی جنس یونٹس کا قیام اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے ٹیمیں مختص کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

- **کاغذی بینکاری آلات کی کلیئرنس میں سہولت:** بینکوں کے اوقاتِ کار میں کمی کے پیشِ نظر صارفین کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ڈائریکٹ چیک ڈپازٹ فیسلٹی متعارف کرائی، جس نے چیکوں کی کلیئرنس کے پورے عمل کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ اس کے تحت صارف چیک جاری کنندہ کے اکاؤنٹ والی برانچ میں جانے کے بجائے اُس بینک کی کسی بھی برانچ میں کر اس چیک جمع کرواسکتا ہے تاکہ رقوم فوری طور پر ان کے اکاؤنٹس میں آسکیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اپنے صارفین کو درج ذیل خدمات فراہم کرنے کی بھی اجازت دے دی:
  (i) چیک وصولی کی ڈور اسٹیپ سہولت اور چیک وصولی کے لیے ڈراپ باکس کی سہولت
  (ii) ترجیحی / کارپوریٹ صارفین کے لیے چیک کی اسکین شدہ تصویر کی کلیئرنگ اور تصویری بنیاد پر کلیئرنگ کی فعلیت

- **برقی زری اداروں، نظام ادائیگی کے آپریٹرز اور ادائیگی کی خدمات فراہم کنندگان کے لیے سہولت:** اسٹیٹ بینک نے گذشتہ برس ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے ادائیگیوں کو اختراع بخشنے اور نان بینک اداروں میں ساز گار ضوابطی ماحول کی فراہمی کی خاطر برقی زری اداروں کے ضوابط متعارف کرکے ادائیگی کی خدمات فراہم کنندگان کے لیے پہلے سے موجود نظام کو تقویت دی تھی۔ تب سے اب تک اسٹیٹ بینک کو اس بابت زبردست ردعمل ملا ہے، کیونکہ اس نے پاکستان میں کام کرنے والے متعدد فن ٹیک اداروں کے لیے نئی گنجائش پیدا کر دی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے برقی زری اداروں (ای ایم آئی) کے ضوابط کے آغاز کے بعد سے ان اداروں کے لیے لائسنس کی چھ درخواستیں نمٹائیں، جن میں سے تین برقی زری اداروں نے آزمائشی طور پر کام کا آغاز بھی کر دیا ہے اور وہ آئندہ چند ماہ میں کمرشل بنیاد پر کام کے آغاز کے لیے پر تول رہے ہیں۔ بقیہ تین اداروں کو بھی اصولی منظوری دے دی گئی ہے اور وہ بھی جلد ہی آزمائشی طور پر کام شروع کر دیں گے۔ یہ امر خاصا خوش آئند ہے کہ کئی اور بین الاقوامی اور ملکی فن ٹیک اداروں نے پاکستان میں ادائیگیاں آسان بنانے کے طریقے رائج کرنے اور معیشت کو ڈجیٹل ڈگر پر گامزن کرنے کے لیے برقی زری اداروں کے لائسنس کے ممکنہ حصول کے لیے دلچسپی ظاہر کی۔

اسٹیٹ بینک نے برقی زری اداروں کو سہولت دینے کے ساتھ ساتھ پی ایس اوز اور پی ایس پیز کو بھی وائٹ لیبل اے ٹی ایم[5] کی پیشکش، ادائیگی شروع کرنے اور اکاؤنٹ مجتمع کرنے کی خدمات اور ای پیمنٹ گیٹ وے خدمات کی فراہمی میں مدد دی ہے، تاکہ ملک میں ادائیگی کی اختراعی مصنوعات اور خدمات کو جلا ملے۔

- **بڑی مالیت کی ادائیگیوں اور تصفیے میں بہتری:** اسٹیٹ بینک نے ایم پی جی کے قیام کے ساتھ ساتھ ملک میں بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے نظام کی بھی داغ بیل ڈالی ہے۔ عالمی بینک کے مالی شمولیت کے انفرااسٹرکچر منصوبے (ایف آئی آئی پی) کے تحت اسٹیٹ بینک نے موجودہ آر ٹی جی ایس (ملک میں بڑی ادائیگیوں کے واحد نظام) کو خودکار منتقلی نظام (اے ٹی ایس +) سے تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کا اے سی ایچ نظام ملک میں بڑی رقوم کے تصفیے کی کارکردگی بہتر بنائے گا، اس سے اسٹیٹ بینک کو پاکستان میں بذریعہ مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے اور دیگر منسلکہ نظاموں کے لین دین اور تمسکات کے تصفیے میں مدد ملے گی۔

- **نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کے تحت قانونی اور نگرانی کے فریم ورک کو مضبوط بنانا:** کسی بھی ملک میں نظام ادائیگی مالی استحکام، معاشی نمو اور زری پالیسی کے اہداف بہتر بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن جب قانونی اور ضوابطی ماحول نظام ادائیگیوں کی پیہم تبدیل ہوتی اختراعوں کا احاطہ کرنے کے لیے کافی نہ

[5] وائٹ لیبل اے ٹی ایم غیر مالی اداروں کی ملکیت ہوتے ہیں اور وہی ان کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔

ہو تو اس وقت اس کی طاقت کمزوری میں بدل سکتی ہے۔ اس امر کو حال ہی میں نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی (این پی ایس ایس) میں تسلیم کیا گیا، جس میں ملک کے اندر موجودہ قانونی اور ضوابطی فریم ورک پر نظر ثانی کرنا، خامیوں کی نشاندہی اور انہیں ملک کے قانونی اور ضوابطی فریم میں موزوں ترامیم کے ذریعے دور کرنا، اہم سفارشات میں شامل تھا۔ اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کی مدد سے مالی شمولیت کے انفراسٹرکچر منصوبے (ایف آئی آئی پی) کے تحت قانونی مشاورتی فرم کی خدمات کے حصول کے لیے مروجہ طریقہ کار کو حتمی شکل دے دی ہے۔

2.4 سرکاری ادائیگیوں میں پیش رفت

م س20ء میں اسٹیٹ بینک نے سرکاری وصولیوں اور ادائیگیوں کو ڈجیٹل بنانے کی کوششیں تیز کر دیں۔ اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل ٹیکس ادائیگیوں اور کاغذات پر مبنی ٹیکس ادائیگیوں کی لاگت برابر کرنے کی غرض سے ڈجیٹل ادائیگیوں کی معمولی فیس ختم کر دی ہے، جسے مرکزی بینک برداشت کرے گا۔ جیسا کہ یہ فیس کاغذات پر مبنی ٹیکس وصولی کے روایتی طریقے، اسے اسٹیٹ بینک کرتا ہے، کے مقابلے سستی ہے، تو اسٹیٹ بینک کی طرف سے ڈجیٹل ٹیکس ادائیگی کے بوجھ اٹھانے سے در حقیقت اسٹیٹ بینک کی ٹیکس وصولی کی خالص لاگت میں کمی آئے گی۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں ایک اور اہم پیش رفت بروقت وصولی ہے، جنوری 2021ء تک کاغذات پر مبنی ٹیکس وصولی کا مروجہ طریقہ کار بتدریج ختم کرنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ اس سمت میں پہلے قدم کے طور پر اگست 2020ء سے کارپوریٹ شعبے کی کاغذات پر مبنی ٹیکس ادائیگی بند کر دی گئی ہے۔

2.4.1 ادائیگی کے متبادل ذرائع (اے ڈی سیز) کے ذریعے سرکاری ٹیکسوں اور فیسوں کی وصولی

سرکاری ٹیکسوں کی وصولی کے لیے ادائیگی کے متبادل ذرائع (اے ڈی سیز) کا نظام فعال ہے اور حکومت پاکستان اور پنجاب حکومت کے مختلف سرکاری اداروں کے لیے زبردست کام کر رہا ہے۔ ملک بھر میں ٹیکس دہندگان انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل بینکنگ، اے ٹی ایم اور کمرشل بینکوں کی اوور دی کاؤنٹرز (او ٹی سی) سہولت کے ذریعے اپنے ٹیکس جمع کراتے ہیں۔ مارچ 2018ء میں اس کے آغاز سے اب تک مجموعی طور پر 829 ارب روپے رقم سرکاری ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی مد میں وصول کی جاچکی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے سرکاری ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کے حوالے سے ڈجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے کی خاطر ٹیکس گزاروں کے لیے یکم جنوری 2020ء سے صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی ڈجیٹل طریقوں سے ادائیگی پر ٹرانزیکشن فیس ختم کر دی۔ مزید برآں، متبادل ادائیگی کے ذرائع کے نظام کی گنجائش سے کلّی استفادے کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایف بی آر نے کاغذات پر مبنی ایف بی آر ٹیکسوں کی ادائیگی کو اے ڈی سیز نظام سے تبدیل کرنے پر اتفاق کیا، اور م س21ء کی پہلی سہ ماہی سے کارپوریٹ ٹیکس گزاروں پر اس کا اطلاق بھی شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اے او پیز / شراکت داریوں اور انفرادی شخصیتوں کی جانب سے ایف بی آر ٹیکسوں کی ادائیگی بالترتیب مالی سال 21ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں مکمل طور پر اے ڈی سیز پر شفٹ ہو جائے گی۔

اسی طرح اسٹیٹ بینک دیگر صوبائی حکومتوں سے بھی مذاکرات کر رہا ہے تاکہ ان کے ٹیکس گزار اس سہولت سے استفادہ کریں اور وہ اپنے ٹیکسوں اور لیویز کی وصولیوں میں اے ڈی سیز کو استعمال کریں۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے میسرز ون لنک اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری ایڈمنسٹریشن (آئی سی ٹی اے) کے ساتھ آئی سی ٹی اے کے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی وصولی کے لیے اے ڈی سی نظام میں وسعت کی خاطر ایک سہ فریقی معاہدہ کیا ہے۔ جبکہ آن لائن وصولیوں کے لیے خیبر پختونخوا کے محکمہ خزانہ سے مذاکرات خاصے آگے بڑھ چکے ہیں، دوسری صوبائی حکومتوں کے ساتھ مذاکرات م س21ء میں شروع کیے جائیں گے۔ یہ منصوبہ کم و بیش ایف بی آر اور حکومت پنجاب کے لیے استعمال کردہ ماڈل جیسا ہو گا۔

2.4.2 ڈیوٹی ڈرابیک ریفنڈز کی خودکاریت

اسٹیٹ بینک اور حکومت پاکستان فرد تا حکومت (پی ٹو جی) ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن اور خودکاریت کے بعد اب حکومت تا فرد (جی ٹو پی) ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس کے لیے اسٹیٹ بینک اور کسٹمز کا محکمہ سب سے پہلے ڈیوٹی ڈرابیک ریفنڈز کی ڈجٹائزیشن پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ اس عمل کی ڈجیٹائزیشن کے

بعد کسٹم کا محکمہ برآمدی کھیپوں سے زرِ مبادلہ کے حصول کے بعد اسٹیٹ بینک کو پیغام بھیجا کرے گا تاکہ ریفنڈز کی رقوم براہ راست برآمد کنندہ کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جائیں۔ اس منصوبے پر کامیابی سے عملدرآمد ہونا حکومت تا فرد ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن کی جانب ایک سنگ میل ہوگا، جس سے حکومت کے کاروبار میں آسانیاں پیدا کرنے کے اقدام پر عملدرآمد میں مدد ملے گی۔

2.5 کرنسی نوٹوں کا معیار اور کرنسی مینجمنٹ کے نظام کی اثر انگیزی

اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء میں حفاظتی خصوصیات کے حامل صاف ستھرے اور معیاری کرنسی نوٹوں کی دستیابی اور کرنسی مینجمنٹ کے نظام کی خودکاریت شامل ہے۔ اس پس منظر میں انتظامِ کرنسی کی حکمت عملی (سی ایم ایس)، کرنسی نوٹوں میں تازہ ترین حفاظتی خصوصیات متعارف کرانا اور کرنسی نوٹوں کی پائیداری اور معیار بہتر بنانے کے لیے اختراعی تکنیکوں تلاش کرنا اسٹیٹ بینک کے اقدامات میں شامل ہیں۔ انتظامِ کرنسی کی حکمت عملی پر عملدرآمد کے بعد اچھے معیار کے بینک نوٹ زیرِ گردش ہیں۔

2.5.1 انتظامِ کرنسی حکمت عملی پر عملدرآمد

اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں انتظامِ کرنسی کی حکمت عملی متعارف کرائی تھی، جس کا مقصد کرنسی کے انتظام کو مینوئل سے خودکار بنانا اور کرنسی نوٹوں کی پیکیجنگ اور نقل و حمل کی معیار بندی تھا۔ انتظامِ کرنسی کی حکمت پر کامیاب عملدرآمد کے بعد تمام کمرشل بینکوں کی برانچیں اور اے ٹی ایم اب 100 روپے اور اس سے زائد مالیت کے تصدیق شدہ نوٹ فراہم کرتے ہیں۔ جنوری 2021ء تک اس حکمت عملی کے تحت مشین پراسیسنگ کو 50 روپے مالیت تک وسعت دے دی جائے گی۔ ملک بھر میں کرنسی نوٹوں کی پیکیجنگ کے عمل کی معیار بندی کے سلسلے میں کمرشل بینک تمام مالیتوں کے کرنسی نوٹوں کی پیکنگ کے لیے اسٹیٹ بینک کی بینک نوٹ پیکنگ ہدایات (بی پی آئی) پر عمل پیرا ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بینکوں نے کرنسی نوٹوں کی تصدیق کے لیے 8265 اور پیکنگ کے لیے 8047 مشینیں نقدی پراسیسنگ مراکز (سی پی سیز) اور برانچوں میں نصب کر دی ہیں۔ مزید یہ کہ بینکوں نے 709 سی پی سیز قائم کیے ہیں، جو بینکوں کی 9604 برانچوں کو مشین پروسیسڈ کرنسی نوٹ فراہم کرتے ہیں۔ بینکوں نے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے 5665 برانچوں کو کرنسی نوٹ پراسیسنگ مشینوں سے آراستہ کیا ہے۔ مزید برآں، بینکوں کی 550 برانچوں نے مشینی تصدیق کے حامل کرنسی نوٹوں کے حصول کے لیے دیگر بینکوں سے معاملات طے کر لیے ہیں۔

2.5.2 کووڈ19 وبا کے دوران کرنسی نوٹوں سے متعلق ہدایات جاری کی گئیں

اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 کی وبا کے تناظر میں بینکوں کو خصوصی ہدایات جاری کیں تاکہ اس بیماری کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ نقدی کی تقسیم اور وصولی کے حوالے سے بینکوں کو اضافی احتیاطی اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ وصول کردہ تمام کرنسی نوٹوں کو صارفین اور عوام النّاس کو دوبارہ دینے سے قبل چودہ (14) روز کے لیے قرنطینہ کرنا ہوگا۔ مزید برآں، بینکوں کو اسپتالوں اور کلینکس سے نقدی وصول کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کرنے اور پھر انہیں جراثیم سے پاک کر کے حفاظت کے ساتھ دیگر نوٹوں سے علیحدہ قرنطینہ کرنے کی ہدایت دے دی گئی ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو کرنسی نوٹوں کے اجرا میں اسٹیٹ بینک سے موصولہ نوٹوں کو ترجیح دینے کی بھی ہدایت کی ہے۔ عوام سے موصولہ نوٹوں کا دوبارہ استعمال، صرف مخصوص مدت تک قرنطینہ شدہ نوٹ، صرف کوئی چارہ نہ رہنے کی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔

2.6 مستقبل کا منظر نامہ

اسٹیٹ بینک نظام ادائیگی کی تبدیل ہوتی حرکیات کو اپنانے کی غرض سے ڈجیٹائزیشن کے ماحول کے لیے بتدریج کوششیں کر رہا ہے، جس کے ثمرات نہ صرف شفافیت بلکہ معاشی نمو کی صورت میں بھی برآمد ہوں گے۔ اس کے بعد کیے جانے والے اقدامات میں اسٹیٹ بینک نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی میں نشان زد اقدامات پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتا ہے، جس میں خصوصی توجہ ملک میں نظام ادائیگی کے قانونی اور نگرانی کے پہلوؤں، سرکاری ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن، رسائی کے مقامات اور فن

ٹیکس کو سہولتیں دینے پر مرکوز کی گئی ہے۔ دریں اثنا، اسٹیٹ بینک کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مالی صنعت سستی اور مؤثر کلاؤڈ بیسڈ خدمات سے استفادہ کرے اور نظام ادائیگی کے سائبر دفاع کو بڑھائے۔

اسٹیٹ بینک بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ڈجیٹل اکاؤنٹس کی فراہمی کے لیے چند بینکوں کے ساتھ بھی کام کررہا ہے، جس کے تحت غیر مقیم پاکستانی (این آر پیز) آن لائن پورٹلز کے ذریعے پاکستان میں ڈجیٹل انداز میں / اپنی اقامت گاہ پر رہتے ہوئے اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں اور آن لائن بینکنگ کے ساتھ لائف اسٹائل بینکاری مصنوعات سے بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک فِن ٹیکس، ای ایم آئیز اور بینکاری اور مالی صنعت کو تقویت دینے کے لیے نئی پالیسیاں بنانے اور انہیں مضبوط بنانے کی خاطر پیہم کوشاں ہے، جس کی مدد سے ملک میں ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن میں تیزی آئے گی۔